ریفرینس نمبر:Aqs 1542 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ:05-03-2019

قریبی مسجد میں جمعہ رہ جائے، تو اب دُور کی مسجد جائے یا ظہر پڑھے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر جمعہ کی نماز محلے کی تمام مساجد میں ہو جائے اور شہر میں ہی ایک، دو جگہ پر جمعہ ملنا ممکن ہو، مگر کوئی شخص ایسی صورت میں ظہر کی نماز ہی ادا کرلے تو کیا یہ ظہر کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ **سائل: عمیر رضا (لائنز ایریا، کراچی)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ شہر میں جہاں کہیں جمعہ کی نماز ملنا ممکن ہے، وہ شخص وہاں جائے اور جمعہ کی نماز ادا کرے اگر ایسا نہ کیا، تو گناہگار ہو گا، البتہ اگر وہ دور والی مسجد نہ گیا اور اسی وقت ظہر کی نماز پڑھ لیتا ہے، تو نماز ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا حرام ہے۔

در مختار میں ہے: ” وحرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها۔۔۔في يومها بمصر لكونه سببا لتفويت الجمعة وهو حرام“ ترجمہ: جس کے لیے (ترکِ جمعہ کا) کوئی عذر نہیں ہے اسے شہر میں جمعہ کی نماز سے پہلے جمعہ کی بجائے ظہر ادا کرنا حرام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ظہر پڑھنا جمعہ چھوڑنے کا سبب ہو گا اور جمعہ چھوڑنا حرام ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”لا بد من كون المراد حرام لأنه ترك الفرض القطعي باتفاقهم الذي هو آكد من الظهر غير أن الظهر تقع صحيحة وإن كان مأمورا بالإعراض عنها“ ترجمہ: (عام علماء کے مکروہ کہنے سے) حرام ہونا مراد لینا ضروری ہے کیونکہ اِس نے اُس فرضِ قطعی کو چھوڑا ہے، جو کہ بالاتفاق ظہر سے زیادہ مؤکد ہے

ہاں اس کی ظہر صحیح ہو جائے گی اگرچہ اسے حکم یہ تھا کہ ظہر نہ پڑھے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعہ، جلد3، صفحہ34، کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور **جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے** مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ773، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

27 جمادی الثانی 1440ھ/05 مارچ 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے